

حمیرا شفیع



”یہاں ہندوں کا خوش دلی سے استقبال کیا کرتا۔“

”دیورانی جھانی کا رشتہ تو ہوتا ہے کھانا کھانا سا، سوزا کتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔“

اور وہ رکھ بھی رہی تھی۔ مگر گھر میں کتنے افراد تھے۔ سب ہی الگ الگ مزاج اور طبیعت کے، کسی کی سمجھ آ رہی تھی اور کسی کی نہیں آ رہی تھی۔ خود وہ ہمہ وقت ہر ایک کی نظروں کے حصار میں رہتی تھی۔ نئی دہن کی حرکات و سکنات کو تو ویسے بھی غور سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ اکثر غور سے دیکھا جاتا ہے۔

شادی کو فقط دو ہی ماہ ہوئے تھے جب رمضان کا مقدس مہینہ آ پہنچا۔ بڑی بھانج نے سودا سلف کی

وہ بیاہ کر بھری پری سسرال میں آئی تھی۔ مگر میں ساس سر کے علاوہ دو جھانیاں، دو بیٹھ، ایک کتواری تند اور دو چھوٹے دیور تھے۔ یہاں دو ہندوں کے گھر بھی آسن یاں ہی تھے۔ آنا جانا لگا رہتا تھا۔ اس کا خود کا حلق تو مختصر سے کہنے سے تھا۔ ابا اکلوتے تھے اور اماں کے صرف ایک ہی بھائی تھے جو بیرون ملک مقیم تھے۔ یوں اماں نے تو خود ہی چوڑی شریکے بزاوری کو بھگتا یا ہوا نہیں تھا مگر ایک زمانہ تو دیکھ ہی رکھا تھا۔ اس لیے رخصتی کے وقت ذخیرہ نصیحتیں پلو سے باندھ کر بھیجا۔

”ساس سر سے بات کرتے وقت لہجہ دھیمّا رکھنا۔“

فہرست بنا کر سرسری کے حوالے کی تو مارکیٹ جانے سے پہلے انہوں نے وہ لسٹ اس کے سامنے رکھی اور شفقت سے بولے۔
”بیٹا! اگر تم کچھ خاص بنانا چاہتی ہو تو سامان لکھ دو۔“

اس نے اڑتی پڑتی سی نظر لسٹ پر ڈالی۔ سب سے پہلے دہی بیڑوں کے لوازمات ہی درج تھے اور دہی بڑے ہی اس کی کمزوری تھے۔ اس لیے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

”اما جان! کسی شے کی ضرورت نہیں ہے۔“
شام کو بچن میں داخل ہوئی۔ ارادہ تھا کہ دہی بڑے خود بنائے گی۔ وہ بتاتی بھی بہت حرے کے تھی۔ سارے خاندان میں اس کے دہی بیڑوں کی دھوم تھی۔ مگر وہاں تو بڑی بھادج دہی بڑے بنانے میں جتنی ہوتی تھی۔

”بھابھی! میں بتاؤں.....؟“ اس نے جھجک کر آفر کی۔

”نہیں بھئی، یہاں دہی بڑے تو سب ہی میرے ہاتھوں کے پسند کرتے ہیں۔ تم یہ پھل کاٹ دو۔“ انہوں نے پھلوں سے لدی نوکری کی جانب اشارہ کیا تو وہ چپ چاپ پھل کاٹنے لگی۔

اظہاری کے وقت اس نے مجبور کھانے کے بعد سب سے پہلے سامنے رکھے دہی بیڑوں کے پیالے کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ کچھ بھر کر منہ میں ڈالا تو مٹھاس کی ٹھنڈی تھی۔ شاید بھابھی نے غلطی سے دہی میں چینی شامل کر دی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو سب ہی رغبت سے کھا رہے تھے۔ ”حرے کے ہیں نا.....! ہمارے ہاں ٹھنڈے دہی بڑے بننے ہیں۔“ بڑی بھادج فخریہ بولیں اور وہ محض سر ہلا کر وہ گئی۔

ایک شام اماں نے چھوٹے بھائی کے ہاتھوں اظہاری چھوٹی تو کھین دہی بیڑوں کا بڑا سا باؤل بھی تھا۔ میکے کی یاد میں اس کی آنکھیں میگ گئیں۔
عید سے ایک دن پہلے درزی کے ہاں سے مگر

کے مردوں کے کرتے شلوار اسل کر آئے تو سانس صاحب نے اس کے میاں کے کپڑے اسے تھما کر ہونے کہا۔

”بھو! انہیں ابھی استری کر کے الماری میں رکھ دو۔ بجلی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔“

وہ استری کرنے کی تو شرٹ کے دامن پر ہلا سا دھبہ نظر آیا۔ چھوٹی بھابھی کو دکھایا تو وہ بولیں۔
”جسٹل خانے میں نیلی بوتل میں بیج رکھا ہے۔ دو ڈبے صاف پانی کے ٹب میں ڈال کر صوفی اسٹرا پینچ ڈال کر بھگودو۔ داغ نکل جائے گا۔“

اس نے ایسا ہی کیا اور جب پانی کا درجہ حرارت چانچے کے لیے دونوں ہاتھ ٹب میں ڈالے تو بے اختیار منہ سے چیخ نکلی تھی۔ ہاتھ کھائی سمیت بری طرح سے جل گئے تھے۔ اس کی آہ و بکا پر چھوٹی بھابھی لپک کر آئیں۔

”ارے کیا ہوا.....؟“
اس کے دونوں ہاتھ کھائیوں سمیت سرخ ہو چکے تھے اور بڑے بڑے آبلے بھی نمودار ہو رہے تھے۔

”ہائے اللہ! تم نے اس بوتل سے بیج ڈالا تھا۔“ وہ قریب پڑی بوتل دیکھ کر خوف سے بولیں۔
”اس میں تو ہاتھ روم صاف کرنے والا تیزاب تھا۔ بیج کی بوتل تو دوسری ہے۔ کام والی نے ٹس صاف کر کے یہاں رکھ دی تھی شاید اور میں اوپر کینٹ میں رکھنا بھول گئی۔“

شدید جلن اور اذیت سے اس کا برا حال تھا۔ اس وقت گھر میں کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ جلدی سے رکشا کروا کر اسے ہسپتال لے آئیں۔ جہاں ڈاکٹر نے اسے طبی امداد دی۔ پانی شامل ہونے کی وجہ سے تیزاب پوری طرح سے اثر نہیں دکھاسکا تھا مگر پھر بھی وہ شدید تکلیف میں تھی۔

”ہائے اللہ! اب اماں جان مجھے نہیں چھوڑیں گی۔ ہاتھ روم صاف کروا کر تیزاب کی بوتل سنبھالنے کی ذمہ داری میری ہوتی ہے۔ آج ہی میں

بھول گئی اور یہ حادثہ ہو گیا۔“
چھوٹی بھادج کو اس کی تکلیف سے زیادہ سانس صاحب سے متوجہ ڈانٹ کا خطرہ ستارہا تھا۔
”آپ فکر نہ کریں بھابھی، میں کسی سے ذکر نہیں کروں گی۔“ وہ اپنے آنسو بہتے ہوئے بولی۔
”ہاں چندا! تمہارے حصے کی رات کی روٹیاں میں ڈال لوں گی۔“

پھر وہ دووا کھا کر لیٹ گئی۔ چاند رات تھی۔ اس کی چھوٹی ننڈا سے بلانے آئی۔
”بھابھی! ہم بانو مارکیٹ جا رہے ہیں جوڑیاں بیٹنے۔ آپ بھی آ جاؤ۔“

”نہیں گزیا! میری طبیعت نامناسب ہے۔ میں آرام کروں گی۔“ اس نے نرمی سے منع کر دیا۔
رات کو میاں بہت دیر سے گھر آئے۔ بجلی بند تھی اور یو پی ایس بھی کام نہیں کر رہا تھا۔
”سواری بیگم! آج لاسٹ ورکیگ ڈے تھا۔ کام سینے سینے ہی بہت دیر ہو گئی۔ آؤ تمہیں شائع کروالادوں۔ گزیا بتا رہی تھی کہ تم جوڑیاں بیٹنے بھی نہیں گئیں۔“

”آپ جھکے ہوئے آئے ہیں۔ کھانا کھا کر آرام کریں۔ ولے بھی میرے پاس کچھ موجود ہے۔“ اس نے انہیں بھی نرمی سے ٹال دیا۔
☆☆☆

آج صبح عید تھی۔ اس نے اپنی انگوڑی رنگ کی میکسی زیب تن کی جس کی آستین کافی لمبی تھی۔ بندے پہن رہی تھی جب میاں کمرے میں داخل ہوئے۔

”بہت نیاری لگ رہی ہو.....“ وہ اس کے قریب سے گزر کر الماری تک آئے۔ اندر سے کچھ نکالا اور پاس آ کر بولے۔ ”تم سو گئی تھیں تو میں تمہارے لیے جوڑیاں لایا تھا۔“

وہ جگر جگر کرتی گولڈن جوڑیاں شاپرے سے نکال رہے تھے۔ ”لاؤ میں تمہیں پہناؤں۔“

اس کی جان ہوا ہو گئی۔ اس نے بے اختیار

اپنے دونوں بازو پشت کی جانب موڑ لیے۔
”ارے کیا ہوا بھئی؟“ وہ اس کے رویل پر ٹھک گئے۔ وہ خاموشی سے ہونٹ چپانی رہی تو انہوں نے اس کے دونوں بازو پکڑ کر سامنے کیے۔
کلانیاں سامنے کیں تو سرخ دھبے اور آبلے نظر آئے۔

”اف گاڈ! یہ کیا ہوا.....؟“
اب کچھ بھی چھپانا ممکن نہیں تھا۔ اسے من و عن سب کچھ بتانا پڑا۔

”یہ چھوٹی بھابھی ہمیشہ سے ہی بڑی لا پرواہ ہیں۔ تم نے اماں کو کیوں نہیں بتایا۔“

”وہ ان سے ڈانٹ ڈپٹ کرتیں تو ان کی عید خراب ہو جاتی۔“ وہ مصیبت سے بولی۔

”اور یہ جو تمہاری عید خراب ہوئی ہے۔“ وہ اسے گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔
”نہیں خراب تو نہیں ہوئی۔“ وہ گڑبڑائی۔

ان کو اس سے اپنی دلہن پر ڈھیروں پیار آیا۔ واقعی اماں بہت جلائی طبیعت کی مالک تھیں۔ اگر وہ شکایت کرتی تو وہ چھوٹی بھادج کی خوب گوشیلی کرتیں۔ آگے سے چھوٹی بھادج بھی بہت جذباتی تھیں۔ وہ فوراً ردھ کر میکے چلی جاتیں اور گھر کا ماحول خراب ہوتا۔

”تم بہت ابھی ہو آتمہ!“ وہ اس کی ٹھوڑی چھو کر بولے۔

ان کے کھٹ پر اس کے گالوں پر قوس قزح کے رنگ بکھر گئے۔ وہ کچھ دیر تک مبہوت سے اسے دیکھتے رہے۔ پھر اس کے دونوں ہاتھ نرمی سے تھام کر اپنے سامنے کیے اور بے اختیار اپنے لب ان پر رکھ دیے۔ اس خراج تحسین پر وہ چھوٹی موٹی سی بن گئی۔
سرتاج کی لائی ہوئی جوڑیاں تو وہ پہن نہ سکی مگر ان کی تعریف کا تاج اس نے اپنے سر پر ضرور سجایا تھا۔

☆☆

PARHLO PAKISTAN

اب آپ ہر قسم کے ناول ہماری ویب سائٹ
سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہماری ویب سائٹ ناولز رہٹرز کے لئے آفر
بھی دیتی ہے۔ اگر آپ لکھنے کے شائق ہیں تو ہم سے رابطہ
کریں۔ آپ کے ناولز کے علاوہ ناول کے بہترین ہونے
پر آپ کو کیش پرائز بھی دیں گے

ابھی اپنا ناول EMAIL کریں اور اپنے لکھاری ہونے کا فائدہ اٹھائیں۔

WHATSAPP GROUP : 0318-9992829

PARHLO.COM.PK@GMAIL.COM